

Let's Smile! let's start



ناول: حارت کی پاگل دنیا

باب 1: حارت کا تعارف - پاگل پن کی پہلی جھلک

کراچی کی ایک بڑی یونیورسٹی میں بزاروں طلبہ پڑھتے تھے۔ وہاں کا ماحول عام طور پر سنجیدہ رہتا، لڑکیاں پڑھائیں میں مصروف، پروفیسرز اپنی دنیا میں، اور کینٹین والے اپنے حساب کتاب میں۔ لیکن ایک ایسا لڑکا بھی تھا جس نے سب کی زندگی بدل ڈالی تھی۔ اور وہ تھا حارت۔

حارت عام سا لڑکا دکھائی دیتا، درمیانہ قد، گندمی رنگ، آنکھوں میں عجیب سی چمک اور چہرے پر بروقت ایک الٹی سیدھی مسکراہٹ۔ لیکن حقیقت میں وہ عام برگز نہیں تھا۔ اس کی سب سے بڑی پہچان یہ تھی کہ پاگل پن اس کے رگ و ریشے میں بسا بوا تھا۔

لوگ اس کے پاس آ کر کہتے:

"یار حارت، تو واقعی پاگل ہے۔"

اور حارت فوراً ہنس کے جواب دیتا:

"جی ہاں! لیکن میرا پاگل پن دوسروں کو بنساتا ہے، رُلاتا نہیں۔"

اس کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ کوئی بھی اسے بڑی آسانی سے یہ وقوف بنا سکتا تھا۔ جیسے بن کوئی اس کے کان میں کوئی عجیب سا مشورہ ڈال دیتا، وہ بغیر سوچے سمجھے مان لیتا۔

ایک دن دوست عارف نے کہا:

"یار حارت! اگر تو موبائل کو فریج میں رکھے گا تو بیلنس ڈبل بو جائے گا۔"

حارت نے فوراً موبائل اٹھایا، فریج میں رکھا اور بڑھ فخر سے کہنے لگا:

"اب دیکھنا، میرا نمبر پورے پاکستان میں سب سے زیادہ بیلنس والا ہو گا!"

دو گھنٹے بعد فریج کھولا، موبائل نکالا، اسکرین دیکھی۔ بیلنس ویسا کا ویسا۔

وہ رونے کے قریب تھا:

"یار یہ موبائل کمپنی والے بڑھ فراڈی ہیں۔ میری کتنی امیدیں تھیں۔"

سب دوست ہنس سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

لیکن حارت صرف پاگل نہیں تھا، وہ بہت زیادہ emotional بھی تھا۔ کسی نے تعریف کر دی تو رونے لگتا، کسی نے تنقید کر دی تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔

باب 2: یونیورسٹی کا پہلا دن – Introduction کا تماشا

یونیورسٹی میں پہلا دن سب کے لیے خاص ہوتا ہے۔ لڑکے لڑکیاں نئے کپڑے پہن کر آتے، کوئی تھوڑا شرمیلا تھا، کوئی confident پروفیسر صاحب کلاس میں آئے اور بولے:

"سب اپنے تعارف دیں۔"

پہلے چند طلبہ نے سنجیدگی سے نام، شہر اور شوق بتائے۔ سب کچھ نارمل چل رہا تھا۔ پھر نمبر آیا حارت کا۔

وہ کھڑا ہوا، سینہ تان کے بولا:

"!My name is Haris... and I am the future owner of Google"

پوری کلاس کھلکھلا کر بنس پڑی۔ پروفیسر نے چونک کر کہا:

"یہ مذاق تھا یا حقیقت؟"

حارت نے سنجیدگی سے کہا:

"سر! آج مذاق لگ رہا ہے، کل حقیقت بنے گا۔"

دوستوں نے تالیاں بجا دیں۔ پروفیسر نے سر پکڑ لیا، لیکن دل بی دل میں مسکرا دیا۔

اسی دن سے حارت مشہور ہو گیا۔ سب کہتے:

"یہ ہے بماری کلاس کا سپیشل بندہ۔"

کینٹین پر لڑکے اس کے اردگرد بیٹھتے، لڑکیاں چھپ کر اس کی حرکتوں پر بنتی رہتیں۔ اور حارت کو لگتا کہ وہ واقعی کوئی بہت بڑا اسٹار ہے۔

ایک دن اس نے کینٹین میں زور سے کہا:

"دوستو! کل سے میں اپنا یوٹیوب چینل شروع کر رہا ہوں، جس کا نام ہوگا "Haris the Genius"

عارف نے پوچھا:

"کیا content ڈالے گا؟"

حارت بولا:

"میں بس بیٹھ کے بنسوں گا، لوگ خود بی subscribe کر لیں گے!"

باب 3: پہلی محبت یا پہلی غلط فہمی؟

ایک دن کلاس میں ایک لڑکی، جس کا نام عائشہ تھا، اس نے حارت کو دیکھ کے مسکرا دیا۔

بس! وہ لمحہ حارت کے لیے زندگی کا سب سے بڑا واقعہ بن گیا۔

دل میں سوچنے لگا:

"یہ مسکرا بٹ عام نہیں، یہ خاص ہے۔ اس کا مطلب یہ یہ مجھے پسند کرتی ہے۔"

کلاس کے بعد کیفے میں اس کے پاس جا کے بیٹھ گیا اور بولا:

"تم نے آج مجھ پر مسکرا کے میرا دل جیت لیا۔"

عائشہ نے حیران ہو کر کہا:

"کیا؟ میں تو بس سب کو دیکھ کے مسکرا رہی تھی۔"

حارت نے فوراً آنکھوں میں آنسو بھر لیا:

"اوه! تو تم سب کو ایک جیسا سمجھتی ہو؟ میں عام نہیں ہوں، میں future کا گوگل کا مالک ہوں!"

عائشہ بنس پڑی اور کہا:

"پاگل بو تم!"

حارت نے روتے بوئے کہا:

"ہاں، لیکن محبت والا پاگل۔"

اس دن کے بعد پوری کلاس عائشہ کو "بھابھی" کہ کے چڑھانے لگی اور حارت بار بار emotional بو کر کہتا:
"ہاں! یہ میری قسمت کی لکھی بوئی ہے۔"

باب 4: جذباتی لمحہ - Compliment کا اثر

ایک دن کلاس میں سب دوست بیٹھے تھے۔ پروفیسر صاحب لیکچر دے رہے تھے اور ماحول خاصا سنجیدہ تھا۔ لیکن جیسے ہی پروفیسر باہر گئے، سب نے گپ شپ شروع کر دی۔

اسی دوران ایک لڑکی، نمرہ، نے مذاق میں کہا:

"حارت، تم کمال کے funny بو۔"

یہ جملہ سنتے ہی حارت کے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ سب نے حیرت سے دیکھا۔

"اڑے یار، رونے کیوں لگے؟" دوستوں نے پوچھا۔

حارت نے کانپتی آواز میں کہا:

"تمہیں پتہ نہیں funny ہونا کتنا بڑا بوجھ ہے۔ لوگ تم سے بروقت بنسانے کی امید رکھتے ہیں، لیکن جب دل روتا ہے نا... تو funny رینا بہت مشکل ہوتا ہے۔"

یہ سن کر سب پہلے تو حیران ہوئے، پھر اتنا بنسے کہ کلاس گونج اٹھی۔

نمرہ نے کہا:

"پاگل! میں تو بس تعریف کر رہی تھی۔"

حارت نے ناک صاف کرتے بوئے کہا:

"ہاں، لیکن تمہارے الفاظ میرے دل کے آر پار ہو گئے۔"

باب 5: Salt والا قصہ - بھائی یا عاشق؟

یونیورسٹی کی کینٹین ہمیشہ شور شرابی سے بھری رہتی تھی۔ ایک دن حارت کھانے کی میز پر بیٹھا تھا جب ایک لڑکی

(عالیہ) نے اس سے کہا:

"بھائی، ذرا نمک دینا۔"

حارت نے نمک تو پکڑا دیا، مگر دل میں سوچا:

"یہ مجھے بھائی کیوں کہ رہی ہے؟ اصل میں یہ اپنی محبت چھپا رہی ہے!"

اگلے دن وہ کینٹین میں چاکلیٹ اور گلاب لے کر آیا اور عالیہ کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ لو، بھائی اپنی بہن کو تحفہ دیتا ہے!"

عالیہ نے حیرانی سے پوچھا:

"یہ کس خوشی میں؟"

حارت نے جذباتی لمحے میں کہا:

"کل تم نے مجھے بھائی کہا تھا... اور بھائی بہن کو کبھی خالی باتھ نہیں آئے دیتا۔"

پوری کینٹین زور زور سے پنسنے لگی۔ عالیہ نے ماتھ پر باتھ مارا:

"تم واقعی نمبر ون پاگل ہو!"

دوستوں نے اس دن سے عالیہ کو "بھابھی نمبر دو" کہنا شروع کر دیا۔

باب 6: امتحان کا فلسفہ - قسمت یا قابلیت؟

یونیورسٹی کے امتحان قریب تھے اور سب طلبہ دن رات محنث کر رہے تھے۔ لیکن حارت ہمیشہ کی طرح "فلسفی موڈ" میں تھا۔

ایک دن عارف نے کہا:

"یار حارت، تیاری کر لو، ورنہ فیل ہو جاؤ گے۔"

حارت نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا:

"دوسٹ، امتحان قابلیت نہیں چیک کرتا... قسمت چیک کرتا ہے۔"

امتحان کے دن وہ بغیر تیاری کے بیٹھ گیا۔ سوال نامہ کھولا اور لمبا سانس لیا:

"یا اللہ، اب قسمت کو کھیلنے دے۔"

تین گھنٹے بعد جب کاپی جمع کی، اس میں آدھے سوالوں کے جواب ایسے تھے:

"یہ سوال ابھی میرے دماغ میں لوڈ نہیں ہوا۔ براہ کرم اگلے امتحان میں دوبارہ پوچھ لیں۔"

نتیجہ آیا تو وہ بڑی طرح فیل ہو گیا۔ پروفیسر نے بلایا اور کہا:

"یہ کیسا جواب لکھا ہے؟"

حارت نے آنکھوں میں آنسو بھر لیا:

"سر، میری قسمت نے میرا ساتھ نہیں دیا۔"

پروفیسر نے مسکرا کر کہا:

"بیٹا، اگلی بار قابلیت پر بھروسہ کرنا، قسمت پر نہیں۔"

حارت نے فوراً کہا:

"سر، آپ نے دل توڑ دیا۔"

باب 7: گھر کا ڈرامہ - دودھ یا چائے؟

یونیورسٹی کے بعد گھر واپس آتے ہی حارت کی اموی نے کہا:

"بیٹا، ذرا دودھ لے آؤ۔"

حارت فوراً نکلا اور دودھ والے سے بوتل بھری۔ لیکن راستے میں اس نے سوچا:

"امی دودھ لے کے چائے ہی تو بنائیں گی... تو کیوں نہ میں یہ کام خود ہی کر دوں تاکہ ان کی محنث بچ جائے۔"

چنانچہ اس نے قریبی ڈھابی پر بوتل میں دودھ ڈال کے چائے بنا دی اور گھر لے آیا۔

امی نے بوتل دیکھی اور حیرت سے کہا:

"یہ کیا ہے؟"

حارت بڑے فخر سے بولا:

"امی! میں نے سوچا آپ کا وقت بچاؤ۔ سیدھی چائے لے آیا ہوں!"

امن نے ماتھے پر ہاتھ مار لیا:

"اوہ پاگل! ہمیں دودھ چاہیے تھا، چائے نہیں!"

حارت کی آنکھوں میں آنسو آگئے:

"امی! میری نیت تو صاف تھی... آپ نے میری محنت کی قدر ہی نہیں کی۔"

ابو ہنسی روک نہ سکے اور بولے:

"اس لڑکے کو پاگل خانہ بھیج دینا چاہیے۔"

حارت جذباتی ہو کر چیخا:

"ابو! پاگل خانے میں بھی میں سب سے بڑا لیڈر بنوں گا۔"

باب 8: ڈانس والا دن - کلاس کا تماشا

ایک دن دوستوں نے حارت کو چیلنج دیا:

"اگر ٹو واقعی پاگل ہے تو کلاس کے بیچ میں ڈانس کر کے دکھا۔"

حارت نے جیب سے کنگھی نکالی، بال سنوارا ہے اور کہا:

"یہ کام میرے بس کی بات ہے۔ دیکھو اب جادو!"

کلاس کے دوران وہ اچانک ڈیسک پر چڑھ گیا اور زور زور سے ڈانس کرنے لگا۔ اس نے خود کو بالی وڈ بیرو سمجھہ کر پروفارم کیا۔ لڑکے ہنسنے ہنسنے لوث پوٹ، لڑکیاں تالیاں بجائے لگیں۔

اتئے میں پروفیسر اندر آئے۔

"یہ کیا حرکت ہے؟" پروفیسر گرجے۔

حارت فوراً ڈیسک سے کودا اور سنجیدہ انداز میں بولا:

"سر! یہ practical تھا۔ میں زندگی کو dance سمجھتا ہوں، اور آج اپنی تھیوری prove کر رہا تھا۔"

پروفیسر نے پہلے تو غصے سے دیکھا، پھر ہنس دیے:

"حارت، تم واقعی incurable ہو۔"

حارت نے فخر سے کہا:

"جن سر، میں پاکستان کا واحد registered پاگل ہوں۔"

باب 9: لائبریری کا سین - کتابِ عشق یا کتابِ مزاح؟

ایک دن حارت لائبریری گیا۔ وہ اصل میں پڑھنے نہیں آیا تھا، بلکہ دل لگانے آیا تھا۔

وہاں ایک لڑکی اکیلی کتاب پڑھ رہی تھی۔ حارت نے سوچا:

"یہی میری قسمت کی ملکہ ہے۔"

وہ اس کے پاس جا کے بولا:

"معاف کیجیے، یہ جو کتاب آپ پڑھ رہی بیں نا... یہ میری کہانی ہے۔"

لڑکی نے چونک کر کتاب کا نام دیکھا۔ عنوان تھا: **Psychology of Idiots**

لڑکی زور سے ہنس پڑی اور بولے:

"واقعی یہ تمہاری کہانی لگتی ہے!"

پوری لائبریری میں کھلبلی مج گئی۔ لوگ بنسی سے لوٹ پوٹ بو گئے۔

حارت شرمندہ نہیں ہوا، بلکہ جذباتی بو کر کہنے لگا:
"میں idiot نہیں ہوں... میں emotional genius ہوں!"

لڑکی نے آنکھوں میں آنسو پونچھتے بوئے کہا:
"تم emotional genius بھی ہو اور genius بھی... لیکن پاگل نمبر ون ہو۔"
حارت نے سینہ تان کے کہا:
"یہ میرا اصل introduction ہے!"

باب 10: موچی والا واقعہ - آنسوؤں کی ڈیل

ایک دن حارت یونیورسٹی جاتے بوئے ٹھوکر کھا گیا اور اس کا جوتا پھٹ گیا۔ وہ سیدھا بازار کے موچی کے پاس پہنچا۔

موچی نے جوتے کو الٹ پلٹ کے دیکھا اور کہا:
"یہ ٹھیک بو جائے گا، سو رویے لگیں گے۔"

حارت فوراً جذباتی ہو گیا۔
"بھائی، یہ سو رویے میرے لیے جان کے برابر ہیں۔ 50 میں کر دو ورنہ میں رونے لگوں گا۔"

موچی نے بنس کر کہا:
"رونے سے کیا فرق پڑھے گا؟"
حارت کی آنکھوں میں آنسو آگئے:
"بھائی، میرا دل بہت نازک ہے۔ اگر تم نے میری جیب خالی کر دی تو میں غم میں ڈوب جاؤں گا۔ پھر شاید کبھی بنس نہ سکوں۔"

موچی نے قہقہہ لگایا:
"پاگل لگتے بو تم!"
اور جوتا مفت میں ٹھیک کر دیا۔

حارت بڑھے فخر سے دوستوں کے پاس گیا:
"دیکھا؟ negotiation skills کہتے ہیں اس کو!"
دوستوں نے سر پکڑ لیا:
"یہ skills نہیں، تیری emotional blackmailing ہے!"

باب 11: بس کا سفر - future owner of transport

یونیورسٹی جاتے بوئے اکثر حارت بس میں سفر کرتا تھا۔ ایک دن وہ بس میں چڑھا تو سیدھا ڈرائیور کے پاس جا کر بولا:
"بھائی، مجھے آگے والی سیٹ چاہیے۔"

ڈرائیور نے کہا:
"کیوں؟ پیچھے خالی سیٹیں ہیں۔"
حارت نے سینہ تان کر کہا:
"کیونکہ میں اگلے سال خود بس کمپنی کا مالک بننے والا ہوں۔ تب یہ سیٹ بمیشہ میری reserved ہوگی۔"

ڈرائیور نے بنسنے پوئے کہا:

"اچھا؟ پھر آج کا کرایہ دو مالک صاحب!"

حارت نے emotional انداز میں جواب دیا:

"مالک کبھی اپنی کمپنی کی بس میں کرایہ نہیں دیتا!"

پوری بس بنسنے لگی۔ ایک بزرگ بول:

"بیٹھا، اگر یہ کمپنی تمہاری بوگتی تو تم سب کو lifetime free pass دینا۔"

حارت نے جذباتی انداز میں وعدہ کیا:

"جس ہاں، یہ میرا خواب ہے۔"

دوستوں نے بعد میں کہا:

"یار تو بر جگہ مالک ہی بن جاتا ہے۔ کبھی Google، کبھی بس کمپنی، کبھی دنیا!"

حارت نے فخر سے کہا:

"باں! خواب بڑھ بونے چاہیں، چھوٹے خواب تو چھوٹے لوگ دیکھتے ہیں۔"

باب 12: کرکٹ کا کمال - آؤٹ یا sacrifice?

یونیورسٹی کے کھیلوں کے ہفتے میں سب نے حارت کو بھی کرکٹ کھیلنے پر مجبور کیا۔ وہ بیٹھنگ کرنے آیا تو پورا میدان تالیاں بجا رہا تھا۔

پہلی بی گیند پر وہ زور سے شاٹ کھیلنے کی کوشش میں clean bowled ہو گیا۔ سب نے قہقہے لگائے۔

لیکن حارت سنجدیدہ ہو کر بولا:

"میں نے جان بوجھ کر آؤٹ ہونا تھا۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں دوسروں کو بھی کھیلنے کا موقع ملے۔"

سب کھلاڑی بنس کے دوپرا ہو گئے۔ عارف نے کہا:

"یار، تیری زندگی کی بر ناکامی کو تو sacrifice بنا دیتا ہے!"

حارت نے جذباتی لمحے میں کہا:

"باں، کیونکہ میں selfish نہیں ہوں... میں سب کے لیے جیتا ہوں!"

بعد میں جب وہ fielding کر رہا تھا تو گیند اس کی طرف آئی۔ بجائے پکڑنے کے، وہ ڈرامائی انداز میں نیچے گر گیا اور بولا:

"میں نے گیند چھوڑ دی تاکہ دوسروں کو بھی heroic catch کرنے کا موقع ملے۔"

کپتان نے چیخ کر کہا:

"او پاگل! یہ cricket کوئی drama serial نہیں!"

باب 13: امتحان کا دن - سوال یا مذاق؟

امتحان کے دن سب طالب علم ٹینشن میں تھے۔ سب نے کتابیں دپرانا شروع کر دیں لیکن حارت مزے سے گنگنا رہا تھا۔

عارف نے کہا:

"یار، تیرا دماغ خراب ہے؟ یہ final exam ہے!"

حارت نے قہقہے لگایا:

"اڑ بھائی! یہ exam نہیں... یہ زندگی کا مذاق ہے۔ اور میں ہمیشہ مذاق جیتا ہوں۔"

پیر شروع بوا۔ سوال تھا:

".Define Operating System"

حارت نے لکھا:

"Operating System" وہ دوست یے جو کمپیوٹر کو جگاتا ہے، کہانا کھلاتا ہے، اور سونے سے پہلے lullaby بھی سناتا ہے۔

ایک اور سوال تھا:

".Explain CPU"

حارت نے لکھا:

"CPU" انسان کا دماغ ہوتا تو میں Einstein ہوتا۔ لیکن کمپیوٹر کا CPU ہے، اس لیے یہ صرف calculator ہے۔

نتیجہ آیا تو سب حیران۔ حارت پاس ہو گیا!

پروفیسر نے کہا:

"تمہاری definitions بکواس بیں، لیکن originality یے۔ اسی لیے پاس کر دیا۔"

حارت جذباتی بو کر بولا:

"سر، آپ نے آج مجھے زندہ رکھا!"

باب 14: محبت یا مزاق؟

ایک دن حارت نے فیصلہ کیا کہ اب اسے اپنی زندگی میں محبت بھی آزمائی چاہیے۔ وہ یونیورسٹی کی کینٹین میں گیا اور ایک لڑکی سے کہا:

"سنیے... میں آپ کو پسند کرتا ہوں، کیونکہ آپ نے آج وہی کلر کا کپڑا پہنا ہے جو میری بچپن کی تکیے کی cover تھا۔"

لڑکی نے بنتے بنتے لوٹ پوٹ:

"یہ کیسا proposal ہے؟"

حارت نے جذباتی لہجے میں کہا:

"میری محبت simple emotional نہیں... funny بھی ہے، اور تھوڑی سی پاگل بھی۔"

لڑکی نے جواب دیا:

"پاگل تو ہو، لیکن entertaining ہو۔ دوست بن سکتے ہیں۔"

حارت اچھل پڑا:

"دوستی... یہیں تو سب سے بڑی محبت ہے!"

باب 15: شادی کی تقریب - ناچو سب لوگ!

حارت کو ایک دوست کی شادی پر بلایا گیا۔ وہاں اس نے سب کو کہا:

"دیکھو! شادی boring نہیں ہونی چاہیے، یہ زندگی کا سب سے بڑا dance show ہے۔"

اور وہ خود بی اسٹیج پر چڑھ گیا اور دلہا دلہن کے بیچ ناچنے لگا۔

سب مہماں حیران، کچھ قہقہے لگا رہے تھے۔ دلہا نے کہا:

"یار! یہ کیا کر رہا ہے؟"

حارت نے emotional انداز میں کہا:

"میں تیری خوشی دیکھ کے اتنا emotional ہوا کہ میرے پیر خود بی ناچنے لگے!"

آخر دلہن بھی بنسنسے لگی اور بولا:

"ربنے دو، یہ بماری شادی کا سب سے funny moment ہے۔"

باب 16: خوابوں کا اعلان - دنیا کا CEO

ایک دن یونیورسٹی کے farewell speeches پر سب طلبہ نے ہارت کی باری آئی۔ اس نے mic پکڑا اور کہا:

"دوسٹو! تم سب انجینئر، ڈاکٹر، سائنسدان بنو گے... لیکن میں کچھ اور بنوں گا۔

میں دنیا کا CEO بنوں گا۔ سب ملک میری کمپنی کے branch ہوں گے۔ اور برشہری کو free WiFi، free chai اور free ہنسی دوں گا!"

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ کچھ لوگ بنس رہے تھے، کچھ emotional ہو گئے۔ پروفیسر نے آنکھ صاف کرتے ہوئے کہا:

"ہارت، شاید تم سب سے بڑے پاگل ہو... لیکن تم نے آج سب کے دل جیت لیے۔"

اختتام: ہارت کی پاگل دنیا زندہ باد!

یونیورسٹی کے بعد بھی ہارت کی شہرت باقی رہی۔ جہاں بھی جاتا، لوگ اسے دیکھ کر بنسنسے لگتے۔ لیکن ساتھ ہی اسے پسند بھی کرتے، کیونکہ اس کی پاگل حرکتوں سب کو خوشی دیتی تھیں۔

عارف اکثر کہتا:

"یار، تو کائنات کا سب سے بڑا مسخرہ ہے۔"

ہارت emotional ہو کر جواب دیتا:

"ہاں... لیکن اگر میری پاگل حرکتوں سے کسی کا دن بہتر بو جاتا ہے تو یہی میری سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

اور یوں ہارت اپنی پاگل دنیا کا بادشاہ بن گیا، جہاں ہنسی، آنسو، جذبات اور مذاہ سب ایک ساتھ رہتے تھے۔

آخری پیغام

ہارت کی پاگل دنیا صرف ایک کہانی نہیں تھی، بلکہ یہ سبق دیتی ہے کہ زندگی کو بمیشہ مسکرا کر جینا چاہیے۔ چاہے لوگ تمہیں پاگل کہیں، لیکن اگر تمہارے پاگل پن سے کسی کے چہرے پر خوشی آجائے... تو تمہارا پاگل پن سب سے قیمتی تحفہ ہے۔